Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۹۶۳

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۲۹۶

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۲۰ شوال ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۳ تبوک ۱۳۵۸ہش ۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۰۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۳ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

فلو کی وجہ سے ضعف تا حال باقی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے ۔ کمزوری بہت ہوگئی ہے ۔ سر درد اور ٹانگوں میں درد ہے ۔ بلڈ پریشر بھی کم ہوگیا ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

جماعت احمدیہ رحمٰن پورہ لاہور کے معمر محترم شیخ محمد اکرام صاحب گردے اور جوڑوں کے امراض میں مبتلا ہیں اور تقریباً دو ماہ سے صاحب فراش ہیں ۔ محترم شیخ صاحب نوجوانوں کی تربیت میں خاص شغف رکھتے ہیں ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے تاکہ ان کی زیر تربیت جماعت ان سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکے ۔

(محمد ناصر محبوب ابن محبوب احمد خان دہلوی)

شوریٰ انصار اللہ

کے لئے تجاویز

بھجوانے کی

آخری تاریخ ۲۰ ستمبر / تبوک

ہے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اطلاع

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ بعض مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۷۹ء کے بعد (تا اطلاع ثانی) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں بند رہیں گی ۔

پرائیویٹ سیکرٹری

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواہر الکلام

فساد کی بنیاد بدظنی اور شکوک ہوتے ہیں

اس سے نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

(۱) وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

(الاعراف : ۵۷)

ترجمہ :- اور زمین میں اسکی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور اس (خدا) کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارو ۔ اللہ کی رحمت یقیناً محسنوں کے قریب ہے ۔

(۲) کُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَھَا اللّٰہُ ۙ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا ۭ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ (المائدہ : ۶۵)

ترجمہ :- جب کبھی بھی انہوں نے لڑائی کے لئے کسی قسم کی آگ بھڑکائی ہے تو اللہ نے اُسے بجھا دیا ہے اور وہ ملک میں فساد (کے لئے دوڑتے) پھرتے ہیں اور اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْہُ (اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ یُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْھَرُ الْفِتَنُ وَ یُلْقَی الشُّحُّ وَیَکْثُرُ الْھَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْھَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ (متفق علیہ)

(بخاری و مسلم کتاب الفتن)

ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ آپس میں قریب ہوگا اور علم اُٹھایا جائے گا اور فتنے پیدا ہوں گے اور بخل ڈالا جاوے گا اور ہرج بہت ہوگا ۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہرج کیا ہے ؟ فرمایا ہرج سے مراد قتل ہے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

" فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنونِ فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے ۔ اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزلِ مقصود پر پہنچنا مشکل ہے ۔ بدظنی بہت بُری چیز ہے ۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے "

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۷)

روزنامہ
الفضل ربوہ
۲۰ شوال ۱۳۹۹ھ
۱۳ تبوک ۱۳۵۸ ہش
۱۳ ستمبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی جماعت کا سب سے قیمتی سرمایہ

خدائی جماعت کا سب سے قیمتی سرمایہ مامور من اللہ اور اس کے بعد اُس کے خلفاء کی وہ دعائیں ہوتی ہیں جو وہ اس کے لئے اور اس کے جملہ افراد کے لئے کرتے ہیں۔ ان کے لئے مامور من اللہ اور اس کے خلفاء کی یہ مقبول دعائیں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ اوّل وہ اُن کی تربیت باطنی اور غلبۂ حق کے مقصد میں کامیابی کے لئے دعائیں کرتے ہیں دوسرے وہ ان کے ہموم و غموم سے نجات پانے، مشکلات دُور ہونے اور آسانیاں بہم پہنچنے کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ یہ دعائیں بجناب الٰہی میں مقبول ہو کر انہیں انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی سطح پر بھی کامیاب اور فائز المرام کرنے کا موجب بنتی ہیں۔

جماعت احمدیہ ایک خدائی جماعت ہے جسے خدا تعالیٰ نے اپنے عظیم الشان مامور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے قائم فرمایا ہے۔ اس کا سب سے قیمتی سرمایہ وہ دعائیں ہیں جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے لئے کیں یا جو خلفاء سلسلہ احمدیہ ان کے لئے مسلسل کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور ان دعاؤں کے طفیل ہی انہیں اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود غلبۂ اسلام کے اہم اور عظیم الشان کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہونے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے۔

جہاں تک افرادِ جماعت کی تربیت باطنی کا تعلق ہے جس پر ان کی غلبۂ اسلام کی مہم میں کامیابی کا دارو مدار ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قیام جماعت کے وقت فرمایا تھا:۔

"مَیں بتوفیقِ تعالیٰ کاہل اور سُست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدقِ قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں رہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

حضور علیہ السلام نے اپنے اس عہد کو جس دلسوزی اور جانکاہی سے نبھایا اور جس درد اور سوز سے افرادِ جماعت کی تربیت کے لئے دعائیں کیں اس کا اندازہ خود حضور علیہ السلام کے ایک ارشاد سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ حضور نے ۲۳ جون ۱۸۹۹ء کو فرمایا:۔

"کل (یعنی ۲۲ جون ۱۸۹۹ء کو) بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کرے۔ مَیں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شاملِ حال نہیں ہو سکتی۔ تقویٰ خلاصہ ہے تمام صحفِ مقدسہ اور توریت اور انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کر دیا ہے۔ مَیں اس فکر میں بھی ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متقیوں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ کو الگ کروں اور بعض دینی کام انہیں سپرد کروں اور پھر مَیں دنیا کے ہمّ و غم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مُردارِ دُنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کروں گا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۰۳)

ایک طرف حضور علیہ السلام اپنے متبعین کی تربیت باطنی کے لئے اس درد اور سوز سے دعائیں فرما رہے تھے کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا تھا اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی تھی، اور دوسری طرف حضور کے دل میں یہ تڑپ بھی موجزن تھی کہ آپ کے اصحاب اور تمام بعد میں آنے والوں کو اللہ تعالیٰ ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات بخشے، ان کی تکالیف اور مشکلات دُور فرمائے اور ان کے لئے آسانیاں اور راحت کے سامان مہیا کرے۔ چنانچہ اُسی درد و سوز کے ساتھ آپ ان میں سے ہر ایک کے لئے بجی نوعیت کی دعائیں بھی کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے ۱۸۹۷ء میں احباب جماعت کے لئے اپنی للّٰہی دلسوزی و غمخواری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ اگر ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی میں ہی درد ہو تو سارا جسم بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن مَیں اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام اور آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی کسی تکلّف اور بناوٹ کی رُو سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر ایک کے آرام اور آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں اسی طرح مَیں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کے لئے (باقی صفحہ ۸ پر)

مرا رسُولؐ

ہر اک رہِ حیات میں رہبر مرا رسولؐ
شافع میانِ عرصۂ محشر مرا رسولؐ

دیدہ وروں کے دیدۂ بینا کی روشنی
میرے جہانِ شوق کا خاور مرا رسولؐ

پہنچی ہے اس کے حُسن کی خوشبو چمن چمن
عطرِ رضائے حق سے معطّر مرا رسولؐ

مجھ کو گماں ہُوا کہ ہے نُورِ خُدا یہی
نُورِ خدا سے یوں ہے منوّر مرا رسولؐ

خیرِ کثیر لایا ہے اُس دَر سے ہر گدا
صاحب نظر و وارثِ کوثر مرا رسولؐ

فاراں کی چوٹیوں سے جو لشکر کبھی چلا
اُن قدسیوں میں تھا سرِ لشکر مرا رسولؐ

کیا کیا نہ انبیاؑ کو ہوئیں رفعتیں نصیب
ان رفعتوں کی آخری حد پر مرا رسولؐ

میری نگاہِ شوق کا مرکز وہی تو ہے
میرے خیال و فکر کا محور مرا رسولؐ

اپنا اُسے کہوں تو مجھے ٹوکتے ہیں لوگ
مَیں تو مگر کہوں گا مکرّر مرا رسولؐ

ناہیدؔ کامیاب ہُوں کر لے اگر قبول
"ہنگامۂ وغا میں مرا سر" مرا رسولؐ

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر۔ قسط نمبر ۴

بحری سفر اور سمندروں کی دریافت

مکرم حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ایس سی سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اب سے ڈھائی تین ہزار سال قبل اہل یونان و مصر بڑے متمدن اور ترقی یافتہ سمجھے جاتے تھے۔ بالخصوص یونانی علوم و فنون کے بڑے دلدادہ اور ماہر سمجھے جاتے تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے دنیا کے ایسے نقشے بنائے جنہیں ایک حد تک درست کہا جا سکتا ہے۔ وہ زمین کو گول تصور کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ یورپ، ایشیا اور افریقہ ایک بہت بڑا جزیرہ ہے جس کے چاروں طرف سمندر پھیلا ہوا ہے۔ وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ ہندوستان جس کی دولت کا اس زمانہ میں بڑا چرچا تھا اس جزیرہ کے مشرقی کنارے تک پھیلا ہوا ہے۔ اگر ایک جہاز ہرکولیز کے ستونوں (یعنی آبنائے جبرالٹر) کو عبور کر کے مغرب کی طرف روانہ ہو تو وہ ضرور ہندوستان پہنچ جائے گا۔ لیکن عملاً انہوں نے اس نظریہ کی صحت یا عدم صحت کو جانچنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔

یونانی مورخ ہیروڈوٹس کے مطابق ۶۰۰ ق م میں فراعنہ مصر میں سے ایک حکمران نے جس کا نام نیکو تھا دو بحری بیڑے رکھے ہوئے تھے۔ جن میں سے ایک بحر قلزم میں رہتا تھا اور دوسرا بحر روم میں۔ ایک خاص ضرورت کے تحت اس نے بحر قلزم کے فنیقی جہازوں کو حکم دیا کہ وہ لیبیا (افریقہ) کے گرد چکر لگا کر بحر روم میں پہنچیں۔ اس زمانہ میں قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا تھا کہ افریقہ کے جنوب میں کوئی سمندر ہے بھی یا نہیں۔ تاہم یہ جہاز بحر قلزم سے بحر ہند میں داخل ہوئے اور ساحل کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے انہوں نے مغرب کا رخ کیا۔ تین سال تک صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد ان میں سے ایک جہاز سلامتی کے ساتھ بحر روم میں پہنچا۔ یہ پہلا سفر تھا جو افریقہ کے گرد کیا گیا اور اس کے ذریعہ بحر ہند اور بحر اوقیانوس کی دریافت ہوئی۔

چوتھی صدی قبل مسیح میں مارسیلز کے ایک ماہر فلکیات نے جس کا نام پائی تھیاس تھا آبنائے جبرالٹر کو عبور کر کے شمال کا رخ کیا۔ اور ٹین کے جزیروں (جزائر برطانیہ) تک پہنچا۔ پھر بحر شمالی کو عبور کر کے غالباً آئس لینڈ تک گیا۔ جہاں چاروں طرف برف ہی برف تھی اور آگے بڑھنے کا راستہ مسدود تھا۔

یہ اور اسی قسم کے دوسرے سفر اس زمانہ میں ساحل کے ساتھ ساتھ کئے جاتے تھے۔ علم کی کمی اور ان دیکھے خطرات کے پیش نظر اس وقت جہاز رانوں میں اس قدر جرأت پیدا نہیں ہوئی تھی کہ وہ کھلے سمندروں میں قدم رکھتے۔ اس کے علاوہ تحقیق و جستجو کا جو شوق یونانیوں مصریوں۔ رومیوں اور اہل کارتھیج میں پایا جاتا تھا اس کا دور ۶۰۰ ق م سے تیسری صدی عیسوی تک رہا۔ اس کے بعد یہ روح بالکل مردہ ہو گئی اور مدتوں تک کوئی قابل ذکر ترقی نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کا دور آ گیا۔

مسلمانوں کی جہاز رانی

مسلمانوں میں فن جہاز رانی کی داغ بیل حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں پڑ گئی تھی۔ لیکن حقیقی معنوں میں اس کا آغاز دور عثمانی میں ہوا۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸ھ ہجری میں عرب میں قحط پڑا تو حضرت عمرؓ نے مصر سے غلہ منگوانے کا انتظام کیا۔ خشکی کے راستے غلہ آنے میں بہت دیر لگتی تھی۔ اس لئے دریائے نیل کو بحر قلزم سے ۶۹ میل لمبی نہر کھود کر ملا دیا گیا۔ اور پہلے سال ہی بیس جہاز غلہ لے کر مدینہ کی بندرگاہ جار میں لنگر انداز ہوئے۔ پھر تجارت اور جہاز رانی کو ترقی دینے کے لئے حضرت عمرو بن العاصؓ نے جو مصر کے گورنر تھے۔ حضرت عمرؓ کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی کہ فرما کے پاس بحیرۂ روم اور بحیرہ قلزم میں ستر میل کا فاصلہ ہے۔ یہاں نہر کھود کر دونوں سمندروں کو ملایا جا سکتا ہے۔ یہ گویا نہر سویز کا منصوبہ تھا۔ لیکن بعض مصالح کی بناء پر حضرت عمرؓ نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی اجازت نہیں دی۔

(تقویم البلدان ابو الفدا صفحہ ۱۰۲)

حضرت عثمانؓ کے عہد میں مسلمان بڑے اچھے جہاز ران بن چکے تھے۔ بحیرہ روم کے بہت سے جزائر فتح کئے جا چکے تھے۔ بحیرۂ عرب میں بھی حکیم بن العاص کی زیر سرکردگی دیبل (ٹھٹھہ) اور بھروچ اور تھانہ (بمبئی) کے بعض علاقوں کو فتح کیا گیا۔

(فتوح البلدان بلاذری صفحہ ۴۳۱)

حضرت امیر معاویہؓ نے شام میں عکّہ کے مقام پر جہاز سازی کا کارخانہ قائم کیا۔ ایک کارخانہ ٹیونس میں عبدالملک بن مروان کے عہد میں قائم ہوا۔ بنو امیہ کے دور میں جہاز رانی کی ترقی اور مسلمانوں کے ذوق و شوق کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ صرف بصرہ کی حدود میں ایک لاکھ بیس ہزار نہریں ایسی تھیں جن میں چھوٹی کشتیاں چلتی تھیں۔

بنو عباس کے دور میں تو اور بھی ترقی ہوئی۔ بغداد آباد ہو کر بہت جلد دنیا کی تجارت کا مرکز بن گیا۔ اور مسلمان بحیرۂ عرب بعد ازاں بحیرہ روم میں چھا گئے۔ اور ان کے جہاز خلیج بنگال کو عبور کر کے بحیرۂ چین تک پہنچنے لگے۔ پھر بہت جلد وہ وقت آ گیا جب ان کی تجارت مشرق میں مالابار ساحل کارومنڈل۔ لنکا۔ جزائر شرق الہند اور چین کے مشرقی ساحل سے ہونے لگی۔ اس کے علاوہ انہوں نے بحیرہ روم اور افریقہ کے ساحلی علاقوں سے تجارتی تعلقات قائم کئے۔ چنانچہ موسیو سدیو لکھتا ہے۔

"عرب سواحل افریقہ کے کنارے کنارے آبنائے باب المندب تک اور اس کے بعد زنجبار اور کیبردن تک پہنچے۔ انہوں نے براوا، ممبا، کلوا کو قائم کیا۔ ...... فواجیاب ستاالمندا اور میگاڈاسکو کی بنیاد ڈالی۔ پھر یہ سواحل کے قریب کے جزائر اور جزیرہ مڈغاسکر کے مختلف مقامات پر قابض ہو گئے۔"

(تمدن عرب صفحہ ۵۰۵)

مسلمان تاجروں کی توجہ صرف مشرقی ممالک اور افریقہ کی طرف ہی نہ تھی بلکہ ان کی تجارت کا حلقہ دور دراز کے غیر معروف ممالک مثلاً روس۔ سویڈن اور ڈنمارک تک وسیع تھا۔ گویا تمام معلومہ دنیا تک بحری راستوں کے ذریعہ ان کے تعلقات قائم تھے۔ مشہور فرانسیسی مصنف ڈاکٹر گستاؤ لیبان رقمطراز ہے۔

"عربوں کی تجارتی کوششیں ان کے علوم و فنون و حرفت کی کوششوں سے کچھ کم نہ تھیں۔ اس زمانہ میں جبکہ یورپ کو مشرق کے دور دراز حصوں کی خبر تک نہ تھی۔ جبکہ افریقہ باستثناء چند سواحل کے ایک نامعلوم حالت میں تھا۔ عربوں کے تجارتی تعلقات ہندوستان چین، وسط افریقہ اور یورپ کے غیر معروف ممالک مثل روس اور سویڈن اور ڈنمارک کے ساتھ تھے۔"

(تمدن عرب صفحہ ۵۰۳)

پھر آگے چل کر یہی مصنف لکھتا ہے۔

"ان سکوں کی بدولت (مراد عربوں کے سکے) ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تجارت بحر خزر سے شروع ہوتی تھی۔ دمشق۔ بغداد۔ سمرقند۔ طہران اور تفلیس کے تاجر یہاں جمع ہوتے تھے اور دریائے والگا پر استرخان سے بلغار تک جو روس کے قدیم صوبہ بلغاریہ میں واقع تھا اور ایشیا اور شمالی یورپ کی باہمی تجارت کا مرکز تھا جایا کرتے تھے ...... آبنائے فن لینڈ اور پروشیا۔ اور ڈنمارک کے بندروں میں پھیل جاتے تھے۔ جہاں کہیں انہیں بحری راستے ملے۔ وہ ان کے ذریعہ سے سواحل پر پہنچ جایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ان عربی سکوں سے پایا جاتا ہے جو سائی لیشیا پولینڈ اور علی الخصوص وارسا کے حوالی میں ملے ہیں۔"

(تمدن عرب صفحہ ۵۰۸)

مسلمانوں نے اپنے دور ترقی میں نہ صرف سیاست و تمدن۔ صنعت و حرفت۔ علوم و فنون اور تجارت کی طرف توجہ کی بلکہ ان کے دلوں میں تحقیق و جستجو کا ایک بے پناہ جذبہ کارفرما رہا۔ اس شوق کی تسکین کے لئے وہ ملکوں ملکوں پھرے۔ اور خشکی و تری کا

کو نہ کو نہ چھان مارا۔ سیاحوں و افی اثر ذوق کے ماتحت ابتداء سے ہی سیر و سیاحت کی طرف توجہ رہی۔ اور ان کے سفرنامے اُس زمانہ میں بلکہ زمانہ مابعد میں بھی جغرافیائی اور تاریخی حالات کا بہت بڑا ماخذ رہے۔ سلیمان نامی ایک عرب تاجر نے ۸۵۱ء میں اپنا سفرنامہ لکھا۔ بقول موسیو لیبان "سلیمان کا سفرنامہ پہلی کتاب تھی جو یورپ میں چین کے متعلق مشہور ہوئی۔

سلیمان تو بہرحال ایک تاجر تھا اور شاید کسی غیرمعمولی قابلیت کا مالک نہ تھا لیکن مسلمانوں میں بعض محققین ایسے گزرے ہیں جو نہایت اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک تھے۔ انہوں نے سیر و سیاحت میں اپنی عمریں گزار دیں تاکہ مختلف اقوام و ملل اور مختلف علاقوں کے حالات کا چشم دید مطالعہ کر کے دنیا کو ان سے باخبر کیا جائے۔ انہیں قابل فخر لوگوں میں سے ایک المسعودی تھا جو بغداد کا رہنے والا تھا۔ اس نے ۹۲۵ء سے ۹۵۰ء تک مسلسل ۲۵ سال سیاحت کی اور ہندوستان۔ سیلون۔ چین روس، ایران و مصر کے حالات اپنی مشہور تصنیف مروج الذہب میں قلمبند کئے المسعودی کے علاوہ ابوالقاسم ابن حوقل (پیدائش ۹۴۲ء) البیرونی (جو ۱۰۳۰ء میں ہندوستان آیا) اور ادریسی (۱۰۹۹ء تا ۱۱۵۴ء) اور ابن بطوطہ (۱۳۲۵ء) بہت مشہور سیاح گزرے ہیں۔ ان کے سفرنامے مستند واقعات اور حالات پر مشتمل ہیں۔ ان سیاحوں نے مختلف علاقوں اور مختلف قوموں کے تہذیبی و تمدنی حالات، ان کے رسم و رواج، ان کے رہن سہن، ان کی سیاست و حکومت اور وہاں کے جغرافیائی اور ملکی حالات پر سیر کن بحثیں کی ہیں۔

یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ان تاجروں اور سیاحوں نے معروف رنگ میں کوئی نئے سمندر دریافت کئے۔ کیونکہ اس کا ابھی وقت نہیں آیا تھا۔ لیکن ان کی کاوشوں سے بحری راستے متعین ہوئے۔ مختلف بلاد و امصار کے حالات سے آگاہی ہوئی۔ اور دنیا کی جغرافیائی معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوا۔ یہ تو قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ قطب نما کی ایجاد انہیں کی ہے۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ انہوں نے ہی اس کے استعمال کو رواج دیا۔ اور انہیں کے ذریعہ یورپ کو اس کا علم ہوا۔

ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ مسلمانوں کے جو جہاز بحیرۂ عرب وہ بحیرۂ قلزم میں استعمال ہوتے تھے ان کی ساخت میں مضبوط ڈوریوں سے کام لیا جاتا تھا۔ لیکن جو جہاز بحیرہ روم میں استعمال ہوتے تھے ان میں تختوں کو ڈوری کی بجائے کیلوں سے جڑا جاتا تھا۔ یہ فرق غالباً اس وجہ سے تھا کہ دونوں سمندروں کے پانیوں کی نوعیت (یعنی شوریت وغیرہ) ذرا مختلف ہے۔ ممکن ہے اس کی کوئی اور وجہ بھی ہو۔ لیکن بہرحال دونوں طرف کے جہازوں کی ساخت میں نمایاں فرق ہوتا تھا۔

یورپین اقوام کے بحری سفر

یورپ میں بحری سفروں کا آغاز دسویں صدی عیسوی کے آخر میں ہوا۔ سکنڈے نیویا کے کچھ ملاحوں نے جنہیں تاریخ میں قطاع البحر یا بحری قزاق کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے سفروں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ ان کا اصل مقصد تو تجارتی جہازوں کو لوٹنا تھا۔ لیکن اس مقصد کے لئے بھی لازماً انہیں اپنی زندگی کا بہت سا وقت پانیوں میں گزارنا پڑتا تھا اور وہ طویل بحری سفروں پر مجبور ہو جاتے تھے۔ رفتہ رفتہ انہیں خود بھی تجارت کا شوق پیدا ہو گیا۔ انہوں نے مضبوط بادبانی کشتیاں تیار کیں۔ اور ان کی مدد سے گرین لینڈ اور شمالی امریکہ کے ساحلی علاقوں پر چند نو آبادیاں قائم کیں۔ اپنے سفروں کے دوران انہوں نے بحر منجمد شمالی اور شمالی بحر اوقیانوس کے ساحلی علاقوں کو دیکھا۔ ان کے حالات معلوم کئے اور آمد و رفت کے راستے متعین کئے۔ لیکن بارھویں اور چودھویں صدی عیسوی کے درمیانی عرصہ میں سردی کا ایک شدید دور آیا جس کی وجہ سے نو آبادیاں قائم نہ رہیں۔ اور ملاح وطن واپس چلے گئے۔ سردی کے باعث یہ شمالی راستے بھی مسدود ہو گئے۔ اور نئے علاقوں کی دریافت کا کام کئی صدیوں تک معرض التوا میں پڑا رہا۔

چودھویں صدی عیسوی تک مغربی اقوام کو بحری سفروں کی طرف توجہ نہ ہوئی۔ اول تو اس زمانہ میں یورپ میں جہالت پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن جس وقت ان میں بیداری پیدا ہونی شروع ہوئی اس وقت بھی بحری سفروں کی ان کو ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اغراض تجارت کے لئے نہایت محفوظ بری راستے موجود تھے۔ جن کے ذریعہ ہندوستان و چین سے سامان یورپ کی منڈیوں میں پہنچتا تھا۔ قریباً ۱۳۷۰ء تک یہی حالت رہی۔ لیکن جب تیمور لنگ نے ایشیا کے اکثر حصے فتح کر لئے۔ تو سیاسی حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ خشکی کے راستے تجارت مخدوش ہو گئی اور یورپ تک سامان پہنچنا مشکل ہو گیا۔

اس وقت کے پیش نظر مغربی اقوام نے سمندر کی طرف توجہ کی۔ تاکہ وہ ہندوستان اور جزائر شرق الہند کے مصالحہ جات اور دوسری اشیاء بلا روک ٹوک حاصل کر سکیں۔ پرتگال اس معاملہ میں سب سے پیش پیش تھا۔ انہوں نے پہلے جزائر کنری اور اتیرلیو دریافت کئے پھر پرتگالی ڈیاز نامی ایک شخص نے افریقہ کے ساحل کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے فنیشیوں کے دو ہزار سال بعد راس امید کے اطراف گھوم کر سفر کیا۔ لیکن اس کا سفر مغرب سے مشرق کی طرف تھا۔ اس کے گیارہ سال بعد واسکوڈا گاما نے بحر ہند کو عبور کیا اور ہندوستان کے ساحل مالا بار تک پہنچ گیا۔ اس کامیابی سے بالآخر وہ متبادل راستہ دریافت ہو گیا جس کی مغربی اقوام کو سخت ضرورت تھی۔ اس کے بعد مشرق سے ساری تجارت اسی راستہ سے ہونے لگی۔

پندرھویں صدی کے اواخر میں ایک باہمت شخص جس کا نام کرسٹوفر کولمبس تھا سپین سے اس غرض سے روانہ ہوا کہ وہ ہندوستان تک پہنچنے کا مغربی راستہ دریافت کرے۔ بہت سی مصیبتیں جھیلنے کے بعد بالآخر وہ امریکہ کے ساحل پر جا پہنچا۔ وہ پہلا شخص تھا جس نے کھلے سمندر میں اس قدر طویل سفر کیا۔ اور امریکہ کو دوبارہ دریافت کرنے کے علاوہ شمالی بحر اوقیانوس کا مطالعہ کیا۔ اس کی کامیابی سے لوگوں کی ہمتیں بڑھ گئیں۔ اور ان میں تحقیق و جستجو کا ایک نیا ولولہ پیدا ہو گیا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد ایک ہسپانوی جس کا نام واسکو نونیز بلبوآ تھا ایک جہاز

(باقی دیکھیں مسلسل ص۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وجد و سرور ایک عارضی چیز ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بعض انسانوں کو دیکھو گے کہ کافیاں اور شعر سنکر وجد و طرب میں آجاتے ہیں۔ مگر جب مثلاً ان کو کسی شہادت کے لئے بلایا جائے تو عذر کریں گے کہ ہمیں معاف رکھو ہمیں تو فریقین سے تعلق ہے ہمیں اس معاملہ میں داخل نہ کرو۔ پس سچائی کا اظہار نہ کرینگے ایسے لوگوں کے وجد و سرور سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے۔ جب کسی ابتلاء میں آجاتے ہیں تو اپنی صداقت کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ ان کا وجد و سرور قابل تعریف نہیں۔ یہ وجد و سرور ایک عارضی چیز اور طبعی امر ہے۔ بعض منکرین اسلام جن کو تمام پاکبازوں سے دلی عداوت ہے۔ وہ بھی اس سرور سے حصہ لیتے ہیں۔ ایک متعصب ہندو مثنوی مولوی رومی رحمۃ اللہ علیہ پڑھ کر سرور حاصل کرتا تھا۔ حالانکہ وہ دشمن اسلام تھا۔ کیا تم سانپ کو پاکباز مانو گے جو بانسری سنکر سرور میں آجاتا ہے یا اونٹ کو خدارسیدہ قرار دو گے۔ جو خوش الحانی سے نشہ میں آجاتا ہے۔ سچائی کا کمال جس سے خدا خوش ہوتا ہے یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنی وفاداری دکھائے۔ ایسے انسان کا تھوڑا عمل بھی دوسرے کے بہت عمل سے بہتر ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص۲۴۷ و ۲۴۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں چھپ چھپا کر وسطی امریکہ پہنچا۔ چند ساتھیوں کو جمع کر کے اس نے خاکنائے پانامہ کو عبور کیا اور سنہ ۱۵۱۳ء میں امریکہ کے مغربی ساحل پر پہنچ کر پہلی مرتبہ بحرالکاہل کو دیکھا

بلبوآ کے بعد پرتگال کے ایک اور اولوالعزم شخص میجیلن کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جس سمندر کا بلبوآ نے ذکر کیا ہے اس تک پہنچنے کے لئے امریکہ کے جنوب میں ضرور کوئی بحری راستہ ہوگا اور اس سمندر سے گزر کر ہندوستان تک پہنچا جا سکتا ہے ۱۵۱۹ء میں سپین کے بادشاہ سے پانچ جہاز لے کر وہ اس خطرناک مہم پر روانہ ہوا۔ راستے میں شدید طوفانوں سے سابقہ پڑا، بھوک پیاس کی شدت بھی سہی، کچھ ساتھیوں نے بھی ہمت ہار کر اس کے خلاف بغاوت کر دی مگر وہ بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ موت نے آلیا۔ تاہم اس کا ایک جہاز آبنائے میجیلن سے گزر کر اور جنوبی امریکہ کے گرد گھوم کر بحرالکاہل میں داخل ہوا۔ پھر اس کو عبور کر کے تین سال کے بعد بالآخر سلامتی کے ساتھ واپس سپین پہنچ گیا۔ یہ پہلا سفر ہے جو زمین کے گرد لگایا گیا اور اس زمانہ کے لحاظ سے واقعی بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اس سفر کے دوران جنوبی بحراوقیانوس، بحرالکاہل اور بحر ہند کے بارے میں بہت سی مفید معلومات حاصل ہوئیں۔

۱۷۷۰ء میں کیپٹن کک نے ایک سفر اختیار کیا جس کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ بحر منجمد جنوبی میں کوئی خشکی ہے یا نہیں۔ اس نے کوئی خشکی تو دریافت نہیں کی لیکن اس سفر سے اس بات کا علم ہو گیا کہ امریکہ اور افریقہ کے جنوب میں ایک وسیع سمندر ہے جو سارے علاقے کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس سمندر کو اب بحر جنوبی کہتے ہیں بحرالکاہل بحراوقیانوس اور بحر ہند اس کے توسط سے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ براعظم انٹارکٹکا کی دریافت کا سہرا ناتھنیل پامر کے سر ہے جو ۱۸۲۰ء میں آٹھ جہاز لے کر اس غرض سے روانہ ہوا تھا کہ جنوبی سرد علاقوں میں دریائی بچھڑوں کا شکار کرے اور ان سے سمور حاصل کرے جس کی اس وقت بڑی مانگ تھی۔

جیسا کہ مسلمان جغرافیہ نویسوں نے بتلایا تھا یہ خیال قرین قیاس رہا کہ بحر منجمد شمالی کے توسط سے مشرق سے مغرب تک آمد و رفت ممکن ہے۔ اس راستہ کی تلاش میں کافی کوشش کی گئی اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں لیکن بالآخر اس میں اس طرح کامیابی ہوئی کہ ایک جماعت آبنائے بیرنگ سے گزر کر مغرب کی طرف روانہ ہوئی اور دوسری جماعت مغرب سے مشرق کی طرف روانہ ہوئی۔ پھر یہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے سے مل گئیں اور راستہ کی دریافت مکمل ہو گئی ۱۸۷۹ء میں سویڈن کے ایک شخص نے سویڈن سے مشرق کی طرف سفر شروع کیا اور وہ بحر منجمد شمالی کو عبور کر کے آبنائے بیرنگ تک پہنچا۔ اس کے اسی سال بعد ۱۹۵۸ء میں امریکی ایٹمی آبدوز ناٹلس نے بحر منجمد شمالی کی برفانی تہوں کے نیچے سے ٹھیک قطب شمالی کے مقام پر اس سمندر کو مغرب سے مشرق کی طرف عبور کیا اور ثابت کیا کہ ایٹمی دور میں سمندر کی برفانی تہیں بھی سفر میں حائل نہیں ہو سکتیں۔ غرض اب امریکہ یا انگلستان سے شمالی راستہ سے بھی مشرق بعید تک پہنچا جا سکتا ہے اور یہ سفر دوسرے بحری راستوں کے مقابلہ میں پانچ ہزار میل کم طویل ہے۔

بحر نگاری

علمی لحاظ سے سب سے بڑا انکشاف مسلمانوں نے یہ کیا کہ انہوں نے واضح کیا کہ سمندر الگ الگ حصوں میں منقسم نہیں بلکہ درحقیقت ایک ہی ہے اور وہ دنیا کی ساری خشکی کے اطراف محیط ہے۔ یونانیوں نے اپنے زمانہ میں اس کا تخیل تو پیش کیا تھا لیکن وہ خالص نظری امر تھا جس کی بنیاد کسی تجربہ یا مشاہدہ پر نہ تھی۔ مسلمانوں نے اپنے خیالات کی بنیاد ٹھوس مشاہدہ پر رکھی چنانچہ ۲۲۵ھ کا ایک عرب جہاز ران سلیمان کہتا ہے:

"اور ان امور سے جو ہمارے زمانہ میں ہوا اور پہلوں کو معلوم نہ تھا یہ ہے کہ اس کا اندازہ نہیں کیا جاتا تھا کہ بحر چین و ہند بحر شام (مراد بحیرہ روم) سے ملا ہوا ہے اور نہ اس کا خیال اگلے ملاحوں کو ہوا تھا یہاں تک کہ یہ مسئلہ ہمارے زمانہ میں ثابت ہو گیا کیونکہ ہم کو یہ خبر ملی کہ بحر روم میں عربوں کے ان سلے ہوئے جہازوں کے تختے جو ٹوٹ گئے تھے اور موجوں نے ان کے ٹکڑے کر دیئے تھے ہواؤں نے سمندر کی موجوں کے ساتھ ان کو بحر خزر میں ڈال دیا اور وہاں سے بہ کر وہ خلیج روم میں آئے ... اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سمندر چین اور سیلا اور ترکستان اور خزر کی پشت پر گھوما ہے۔ پھر خلیج روم میں گرا ہے ... یہ اس لئے معلوم ہوا کہ سلے ہوئے تختے صرف سیراف (خلیج فارس کی ایک بندرگاہ) کی کشتیوں سے مخصوص ہیں اور شام و روم کی کشتیاں سلی ہوئی نہیں بلکہ کیلوں سے جڑی ہوئی ہیں اور یہ بھی ہم کو معلوم ہوا ہے کہ بحر روم میں عنبر پایا گیا اور یہ نامعلوم بات تھی۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو یہی ہو سکتا ہے کہ یہ عنبر بحر ہند سے آیا ہو اور بحر احمر گو ان دریاؤں سے ملا ہوا ہے جن میں عنبر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بحر احمر اور بحر روم کے درمیان خدا نے دیوار قائم کر دی ہے اس لئے اگر وہ عنبر والا واقعہ صحیح ہے تو یہی ہو سکتا ہے کہ اس عنبر کو بحر ہند نے دوسرے سمندروں میں پھینکا ہو اور ایک سمندر سے دوسرے میں ہوتے ہوئے بحر روم تک پہنچا ہے۔"

اس بیان سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ سلیمان نے دنیا کے بارے میں اور سمندر کے چاروں طرف محیط ہونے کے بارے میں بہت صحیح اندازہ قائم کیا تھا اور وہ جانتا تھا کہ بحیرۂ عرب سے بحیرۂ روم تک پہنچنے کے دو ہی راستے ہو سکتے ہیں۔ ایک بحر ہند، بحیرۂ چین، بحیرۂ بیرنگ، بحر منجمد شمالی سے ہوتے ہوئے بحراوقیانوس اور جبرالٹر سے گزر کر۔ دوسرا راستہ بحر ہند سے گزر کر اور افریقہ کے گرد چکر لگا کر بحراوقیانوس سے ہوتے ہوئے بحیرۂ روم تک۔ ابن واضح یعقوبی نے بھی اپنے جغرافیہ کے خاتمہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ ڈوریوں والے جہازوں کے ٹکڑے جو ابلہ (خلیج فارس کی ایک بندرگاہ) میں بنتے تھے مراکش کے ساحل پر پائے گئے۔

(کتاب البلدان یعقوبی ص ۳۶)

سمندروں کے بارے میں جغرافیائی معلومات جمع کرنے کا کام اب سے قریباً ایک ہزار سال قبل شروع ہو چکا تھا۔ اس وقت بنیادی مقصد یہ تھا کہ جہاز رانوں کو صحیح معلومات فراہم کی جائیں، اور ان کی رہنمائی کی جائے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے ہدایت نامے جاری کئے گئے جن میں بندرگاہوں کے نام، درمیانی فاصلے، ہواؤں کے رخ، جہازوں کے لنگر انداز ہونے اور پینے کا پانی دستیاب ہونے کے مقامات وغیرہ کا ذکر ہوتا تھا۔ بحری نقشے بنانے کا کام مسلمانوں نے ہی شروع کیا اور اس کو بڑی ترقی دی۔ انہوں نے بحری راستوں کے مستند خاکے اور نقشے تیار کئے۔ ایک روسی مصنف این گورسکی اپنی کتاب "سمندر بحیثیت دوست اور دشمن" لکھتا ہے:- "ہم ۱۱۸۵ء میں ادریسی نامی ایک عرب جغرافیہ دان نے سسلی کے بادشاہ راجر دوم کی فرمائش پر ساری دنیا کے ستر نقشے تیار کر کے پیش کئے۔ شاید یہ دنیا کا پہلا اٹلس تھا جو اس وقت تیار کیا گیا۔"

موسیو لیبان ادریسی کے لکھے ہوئے جغرافیہ کے بارے میں رقمطراز ہے:-

"اس جغرافیہ میں متعدد نقشے بھی تھے اور تین صدیوں سے زیادہ تک یورپ نے محض اس کتاب کی تقلید پر قناعت کی۔"

(تمدن عرب ص ۳۲۴)

مغربی ممالک میں نقشہ نویسی کا کام چودھویں صدی عیسوی میں شروع ہوا اور پہلا بحری اٹلس ۱۵۸۴ء میں تیار ہوا۔ اس کا مصنف لیوکس وگز نامی ایک ڈچ تھا۔ اس کے بعد یہ سلسلہ سترھویں صدی عیسوی تک بڑھتا چلا گیا۔ لیکن یہ سب کوششیں انفرادی حیثیت رکھتی تھیں۔ حکومتی پیمانے پر جہاز رانی سے متعلق نقشے اور ہدایات تیار کرنے کا کام پہلے برطانیہ اور پھر دوسرے ممالک میں شروع کیا گیا۔

سیکسٹنٹ (Sextant) اور کرانومیٹر (Chronometer) کی ایجادوں نے جہاز رانی اور نقشہ نویسی میں بڑی سہولتیں پیدا کر دیں۔ اول الذکر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سورج یا دوسرے ستارے افق سے کس قدر بلند ہیں اور ثانی الذکر سے وقت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے قطب نما کے ساتھ مل کر ان آلات نے جہاز رانی کو ایک باقاعدہ علم کی شکل دے دی۔ انیسویں صدی میں بحری راستوں کا بڑی تفصیل سے مطالعہ کیا گیا اور وہ بالآخر شاہراہوں کی صورت اختیار کر گئے۔

انوار قبولیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"آثار و انوار قبولیت حضرت احدیت انہیں لوگوں میں ظاہر ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ظاہر ہوتے ہیں جنہوں نے اس پاک کلام کی متابعت اختیار کی، دوسروں میں ہرگز ظاہر نہیں ہوتے" (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۳۲۲ حاشیہ)

اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ اس نعمت کو حاصل کرنے کیلئے پوری توجہ اور لگن سے کوشش فرمائیں۔ انصار اللہ کے سہ ماہی امتحانات اسی غرض کے لئے رکھے گئے ہیں کہ آپ اس کلام پاک کے مطالب سے رفتہ رفتہ آگاہی حاصل کر سکیں۔ تین ماہ میں ایک پارہ کا ترجمہ سیکھ لینا کیا مشکل بھی نہیں، صرف عزم اور ہمت کی ضرورت ہے اس کے علاوہ روزانہ تلاوت ہمیشہ با ترجمہ کریں اور تفسیر صغیر سے استفادہ کریں۔ بچوں کو بھی اس کی تلقین فرمائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان کمیشن صدر انجمن برائے کارکنان درجہ اوّل و دوم سنہ ۱۹۷۹ء

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اوّل و دوم (محررین) کی ضرورت ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہش مند ہوں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک پاس ہونی چاہیئے۔ ایسی درخواستیں ۲۰/۹/۷۹ تک ناظر دیوان کو موصول ہو جانی چاہئیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔

۱۔ نام امیدوار مع ولدیت مکمل پتہ۔
۲۔ تاریخ پیدائش
۳۔ تعلیمی قابلیت مع فوٹوسٹیٹ کاپی سند میٹرک
۴۔ سابقہ تجربہ
۵۔ صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ
۶۔ چال چلن، نیز دینی حالت کے متعلق امیر/پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔
۷۔ شعائر اسلامی کے پابند ہوں۔
۸۔ دینی معلومات رکھتے ہوں۔

امیدواران کو تحریری امتحان دینا ہوگا اور انٹرویو بھی ہوگا۔ امتحان میٹرک کے سٹینڈرڈ کا ہوگا۔ نیز دینی نصاب جو الفضل مؤرخہ ۲۹/۸/۷۹، ۲/۹/۷۹ وغیرہ میں شائع ہو چکا ہے اس کے مطابق ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کی حسبِ ضرورت تقرری ہوگی۔ تقرری کی صورت میں گریجوایٹ امیدواران کو ۷۰ - ۴ - EB15 - ۲۹۰ - ۱۲ - ۲۳۰ کا گریڈ ملے گا اور میٹرک امیدوار کا گریڈ ۴ - ۳۹ - EB12 - ۲۵۰ - ۱۰ - ۲۰۰ ہوگا۔ مہنگائی الاؤنس دونوں گریڈوں کے ساتھ ۳۵/- روپے ماہوار اور دیگر مراعات حسبِ قواعد صدر انجمن ہوں گی۔

امیدواران امتحان کمیشن مؤرخہ ۲۳/۹/۷۹ بروز اتوار آٹھ بجے صبح دفتر نظارت دیوان میں پہنچ جائیں۔

۲۳/۹/۷۹ کو تحریری امتحان اور ۲۴/۹/۷۹ کو انٹرویو ہوگا۔

امیدواران کاغذ، قلم، دوات ہمراہ لائیں۔ نظارت ہذا آمد و رفت کے اخراجات کی ذمہ دار نہ ہوگی۔
(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم سنہ ۱۹۷۹ء

مجالس انصار اللہ کے لئے سہ ماہی سوم کا مندرجہ ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے

۱۔ قرآن مجید: ترجمہ پارہ نمبر ۳۰ ربع اوّل
۲۔ کتب مسیح موعودؑ: فتح اسلام
۳۔ بنیادی معلومات از صفحہ ۸۱ تا ۱۱۸

یہ امتحان مؤرخہ ۱۲ تبوک بمطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعہ ہوگا۔ جملہ زعماء/ناظمین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ تمام انصار کو اس امتحان میں شامل ہونے کی تلقین کریں۔
(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ ستمبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے "کشتی نوح" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قراردادِ تعزیت

مجلس زعماء انصار اللہ ربوہ کا ایک اہم اجلاس یکم ستمبر ۱۹۷۹ء کو بعد نماز عصر دفتر حدیقۃ المبشرین ربوہ میں زیرِ صدارت محترم فضل الٰہی صاحب انوری زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ منعقد ہوا۔ اس میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق پاس کی گئی۔

مجلس ہذا کا یہ اجلاس اپنے رفیق کار محترم ڈاکٹر شریف احمد صاحب راشد زعیم مجلس انصار اللہ دارالنصر شرقی ربوہ کے جواں سال بیٹے عزیز اطہر احمد ندیم کی اچانک اور الم ناک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

عزیز مرحوم ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ سرگودھا کے آخری سال کے طالب علم تھے بہت شریف، کم گو، دیندار اور مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے جوشیلے اور مخلص کارکن تھے۔ سوشل اور خدمت خلق کے کاموں میں بہت شوق سے حصہ لیتے تھے۔

۱۰ اگست کو جمعہ کے روز دوپہر کے بعد سوئے ہوئے فالج کے اچانک حملے اور دماغ کی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے صرف ۱۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اس کے والدین بہن بھائیوں اور دوسرے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین
(اراکین مجلس زعماء انصار اللہ ربوہ)

اس مضمون کی قرارداد اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ ربوہ کی طرف سے بھی ان کے اپنے اجلاس منعقدہ مؤرخہ ۵/۹/۷۹ میں پاس کی گئی۔
(فضل الٰہی انوری۔ زعیم اعلیٰ انصار اللہ۔ ربوہ)

تربیتی کلاس حلقہ دارالذکر لاہور

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے حلقہ دارالذکر کو مؤرخہ ۸/۹/۷۹ یعنی ۸ تبوک ۱۳۵۸ ہش بروز ہفتہ تربیتی کلاس کے انعقاد کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کلاس کا اعلان مؤرخہ ۷ ستمبر ۷۹ء بروز جمعہ مسجد دارالذکر میں کروایا گیا۔ اس کے علاوہ انفرادی طور پر تمام احباب کو گھر جا کر اس کلاس میں شامل ہونے کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۸ ستمبر ۷۹ء کو بوقت ۴½ بجے نماز عصر کے بعد اس کلاس کا تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا جو کہ مکرم حافظ عبد المنان صاحب نے کی۔ اس کے بعد خاکسار نے کلاس کی غرض و غایت بیان کی اور احباب کو بتایا کہ محترم امیر صاحب لاہور کی تحریک پر یہ کلاس منعقد کی جا رہی ہے۔

اس کے بعد مکرم مولانا بشیر الدین احمد صاحب معلم اصلاح و ارشاد مقیم شالامار ٹاؤن نے سوا گھنٹے تک احمدیت پر ہونے والے اعتراضات کا ذکر کیا اور پھر ان کے جوابات سکھائے اور اس طرح سے یہ کلاس دعا کے بعد مغرب سے قبل اختتام پذیر ہوئی۔ دعا مکرم رانا عبد المنان صاحب صدر حلقہ نے کروائی جو اس اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم دین سکھانے والے اور علم دین سیکھنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے (عبد المالک سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ دارالذکر جماعت احمدیہ لاہور)

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی صاحب محترم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب (ماڈل ٹاؤن لاہور) کی بیگم صاحبہ کا انتڑیوں میں رسولی کا اپریشن ۲۱ اگست کو کینیڈا میں ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اپریشن کامیاب رہا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور لمبی اچھی صحت والی زندگی نصیب کرے۔ آمین۔
(عبد القادر خان۔ دار الرحمت شرقی الف۔ ربوہ)

تاکیدی اطلاع! مرکزی سالانہ اجتماع میں مجالس کی سو فی صد نمائندگی کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں۔
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ضروری وضاحت

محترم امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ پاکستان و بیرونِ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ذیل میں جو وضاحت درج ہے وہ روزنامہ الفضل میں پہلے بھی آچکی ہے اور اسکے شائع ہوتے ہی مخلصینِ جماعت نے انفرادی طور پر اپنے وعدے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بھجوانے شروع کر دیئے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ وضاحت جماعتی نظام کے ماتحت تمام افرادِ جماعت تک پہنچائی جائے تاکہ کوئی فردِ جماعت اس مبارک تحریک میں جو الٰہی منشاء کے ماتحت غلبۂ اسلام کے جلد حصول کی خاطر جاری کی گئی ہے شمولیت سے محروم نہ رہ جائیں۔

خاکسار آپ سے عرض کرتا ہے کہ آپ نے ہمیشہ مرکز کی آواز پر لبیک کہی اور پورے تعاون سے کارکنانِ مرکز کی امداد کی ہے اب بھی آپ کے تعاون کی ضرورت ہے اس لئے اس وضاحت کو ہر مخلص فردِ جماعت تک پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جو دوست زیادہ وعدہ کریں یا پہلے وعدہ میں اضافہ کریں ان کی درخواستیں لے کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بغرض دعا و منظوری بھجوادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

یہ وضاحت دنیا کے تمام ممالک کے احمدیوں کے لئے ہے

(۱) گاہے گاہے بعض احباب کی طرف سے یہ استفسار ہوتا رہتا ہے کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی مبارک تحریک فرمائی وہ اس میں وعدہ نہ لکھوا سکے کیا اب وہ ایسا کر سکتے ہیں؟

(۲) اس کا جواب یہ ہے کہ تحریک جاری ہے وہ اس میں شمولیت کا شرف حاصل کر سکتے ہیں۔ اپنا وعدہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھجوادیں تاکہ ان کے لئے دعا بھی ہو جائے اور حضور کی منظوری کے بعد وعدہ ریکارڈ ہو جائے۔

(۳) جو احباب اس سال کے اندر وعدہ کریں گے ان کو ہر سال اپنے وعدہ کا ۱/۱۰ ادا کرنا ہوگا۔ مثلاً اگر آپ دس ہزار کا وعدہ کرتے ہیں تو اس سال ایک ہزار اور پھر ہر سال ایک ہزار ادا کیا کریں گے۔

(۴) جو دوست اور بہنیں اپنے پہلے وعدوں میں اضافہ کرنا چاہیں وہ بھی حضور کی خدمت میں لکھیں۔ جزاکم اللہ خیراً

والسلام۔ خاکسار

ظہور احمد

سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ ربوہ

اداریہ (بقیہ ص ۲)

پاتا ہوں۔ اور یہ ہمدردی کچھ اس اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شاملِ حال ہو جاتا ہے۔ اور جوں جوں ہمارے احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے اُسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا جبکہ کسی قسم کا فکر اور غم شاملِ حال نہ ہو۔ ...... میں نہیں بتلا سکتا کہ کس قدر اوقات غموں میں گزرتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے اس لئے میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں۔ اور سب سے مقدم یہی دعا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

الغرض ہمارا سب سے قیمتی سرمایہ اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی وہ پُر درد و پُر سوز دعائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے لئے کیں اور پھر ہمارا قیمتی سرمایہ وہ دعائیں ہیں جن سے خلفاءِ سلسلہ احمدیہ ہمیں نوازتے چلے آرہے ہیں اور فی زمانہ بحمد اللہ تعالیٰ جن سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ ہمیں نواز رہے ہیں۔ لیکن ان مقبول دعاؤں کا مورد بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم تقویٰ کی باریک راہوں پر سدا گامزن رہیں اور خود بھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے والے ان محسن وجودوں کے لئے دعائیں کریں اور خود اپنے لئے، اپنی اولادوں اور نسلوں کے لئے یہ دعائیں مانگیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء سلسلہ احمدیہ کی دعاؤں کے اہل ثابت ہوتے چلے جائیں۔ اسی میں غلبۂ حق کے عظیم الشان مقصد میں ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے اور خود ہمارا ہموم و غموم سے محفوظ رہنا اور ہمیں آسانیوں اور راحتوں کا میسر آنا اسی پر موقوف ہے۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو اس کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین ؛

علمی اور تربیتی اغراض کو پورا کرنے والا رسالہ — ماہنامہ "انصار اللہ"
سالانہ چندہ -/۱۲ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدیمی — اوّلین — شہرۂ آفاق
دواخانہ حکیم نظام جان
ہر قسم کے مفت مشورہ کے لئے
دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کی خدمات حاصل کریں!
مینیجر حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

درخواست دعا

مکرم چوہدری صفدر علی صاحب ڈپٹی جنرل مینیجر سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن اوائل اگست سے بعارضہ قلب بیمار ہیں اور جناح ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب خدا کے فضل سے رو بصحت ہیں اور طبیعت بہتر ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

کراچی میں جائیداد
کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کیلئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابلِ اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے
لینڈ مارکس
۱۰۳، سی، ڈیفنس سوسائٹی کمرشل ایریا "بی"
کراچی نمبر ۴
فون - ۵۴۰۸۶۶، ۵۴۰۸۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدّام الاحمدیّہ مرکزیّہ۔ ربوہ

بخدمت مکرم قائد صاحب مجالس خدام الاحمدیہ

السّلام علیکم و رحمة الله وبرکاته

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع بڑی برکتوں کا حامل اور اصلاحِ نفس کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس میں شمولیت اَن گنت فیوض کے حصول کا موجب بنتی ہے۔ مرکزِ سلسلہ میں رہ کر تین دن ایک پاکیزہ ماحول میں گزارنا ایک ایسی سعادت ہے جو کئی قسم کی روحانی کمزوریاں دور کرنے اور نیکیاں اختیار کرنے کا موجب بنتی ہے۔ قرآن و حدیث کے درس اور بزرگانِ سلسلہ کی تقاریر ہوتی ہیں۔ سب سے بڑھ کر پیارے آقا حضرت خلیفة المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاداتِ عالیہ سے مستفیض ہونے کی سعادت ملتی ہے۔

امسال ہمارا سالانہ اجتماع ۱۹۔۲۰۔۲۱ر اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :۔

"ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔"

(الفضل ۱۰ر ستمبر ۱۹۷۲ء)

"یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور بہترین سبق ہے۔ اس لئے احمدی نوجوانوں کو اس طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور مرکز کی طرف سے کی گئی تحریکات پر لبیک کہنے کی توفیق عطا کرے اور حضور کے ان ارشادات کے مطابق سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۱۹۔۲۰۔۲۱ر اکتوبر میں آپ کی مجلس کو نمائندگی کی سعادت بخشے۔ آمین

والسّلام

خاکسار

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضرورت لیڈی ڈاکٹر

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں لیڈی ڈاکٹر کی دو آسامیاں خالی ہیں اور لیڈی ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے زنانہ مریضوں کو بے حد دقت ہے۔ مرکزِ سلسلہ میں رہ کر خدمت کی خواہش مند لیڈی ڈاکٹروں سے گزارش ہے کہ فوری طور پر اپنی خدمات پیش کریں۔

خاکسار لطیف احمد قریشی
قائم مقام چیف میڈیکل آفیسر

بچّوں کے لئے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احمدی بچّوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے سادہ اور آسان زبان میں بعض کتب شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ اس پروگرام کی پہلی مندرجہ ذیل دو کتب شائع ہو چکی ہیں :۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں — قیمت ۲۔۵۰ روپے
۲۔ پیارے اسلام کی بنیادی باتیں — 〃 ۲۔۰۰ روپے

بچّوں کو چاہیئے کہ وہ یہ کتب خرید کر استفادہ فرمائیں۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مومن کی ایک خصوصیّت!

وہ بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے

رزق خدا کی دین ہے اس لئے ایک مومن خدا تعالیٰ پر توکّل کرکے بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا چلا جاتا ہے کیونکہ اس کا دل اسی یقین سے لبریز ہوتا ہے کہ :۔

"اصل رازق خدا ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکّل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکّل کرے میں اس کے لئے آسمان سے رزق برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں پس چاہیئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔"

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بدر ۱۹ر ستمبر ۱۹۰۷ء)

حضور علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل میں خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بقایا ازراہِ کرم فوری طور پر ادا فرما دیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ آپ کی ضروریات کا خود کفیل ہو جائے گا۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

برائے توجّہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں قریباً ایک ماہ رہ گیا ہے۔ اجتماع کی متوقع تاریخیں ۱۹۔۲۰۔۲۱ر اکتوبر ۱۹۷۹ء ہیں۔ اجتماع کے چندہ کی طرف بہت کم لجنات کی توجہ ہے۔ اجتماع کے چندہ کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ بہت سی ایسی لجنات ہیں جن کی طرف سے دورانِ سال کوئی چندہ موصول نہیں ہوا۔ چندہ اجتماع کے ۷۸ء کے بقایاجات جلد از جلد ادا کریں نیز چندہ ممبری کے بقایاجات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کریں۔ یاد دہانی کے خطوط بھی لکھے جا چکے ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

خاکسار کے ہم زلف مکرم محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پنڈ بیگوال ضلع راولپنڈی بوجہ پیشاب کی تکلیف کے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خان محمد۔ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

حضرت حکیم نظام جان رح کا
مشہور دواخانہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۴۸۴۴
ربوہ ○ بالمقابل ایوانِ محمود فون ۹۲۳۸
نگرانی
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان رح
رجسٹرڈ درجہ اوّل

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴